Islamic Medical Learners Association

طبی اداروں میں اقامتِ صلوٰۃ

حی علی الفلاح

نوٹ: مقدس اوراق کا احترام ہم سب پر لازم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طبی اداروں میں اقامت صلوٰۃ

نماز کی فرضیت

نماز دین اسلام کا ایک بہت اہم رکن ہے۔ اللہ رب العزت نے انفرادی طور پر ہر مسلمان پر نماز فرض فرمائی ہے۔ نماز اللہ رب العزت کا بندوں پر حق ہے اور حقیقت یہی ہے کہ دین ودنیا دونوں کی فلاح کے حصول میں نماز کا بہت اہم کردار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

{إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ}

[سورۃ العنکبوت:45]

(ترجمہ)

”بے شک نماز بےحیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے“۔

معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر پانچ نمازوں کو فرض فرمایا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

{إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا}

[سورۃ النساء:103]

(ترجمہ)

”بلا شبہ نماز ایمان داروں پر فرض ہے جن کے اوقات مقرر ہیں“۔

نماز ایک ایسی پسندیدہ عبادت ہے جس سے کسی نبی کی شریعت خالی نہیں ۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سرور دوعالم ﷺ تک تمام رسولوں کی

امت پر نماز فرض تھی،ہاں اسکی کیفیت اور وقت کی تعیین میں البتہ تغیر ہوتا رہا ہے۔حضرت شعیب علیہ السلام کی نماز کا ذکر سورہ ہود میں ہے:

اَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ۔

(سورۂ ہود:87)

(ترجمہ)

"کیا آپکی نماز آپکو یہ حکم دیتی ہے؟"

حضرت لوط،حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے متعلق قرآن مجید کا بیان ہے:

وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ۔

(سورہ انبیاء:73)

(ترجمہ)

"اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے کی اور نماز قائم کرنے کی وحی بھیجی"۔

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں :

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

(سورۂ لقمان:17)

(ترجمہ)

"اے میرے بیٹے نماز قائم کیجئے"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

(سورۂ طہٰ:14)

(ترجمہ) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کیجئے۔

جماعت کی حیثیت

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کرلیا جائے تو ایک بڑی کتاب تیار ہوسکتی ہے،حضور ﷺ باجماعت نماز کابہت اہتمام فرماتے، یہاں تک کہ حالتِ مرض میں جب آپ ﷺ کو خود چلنے کی طاقت نہیں تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اور جماعت سے نماز پڑھی۔جو حضرات جماعت سے نماز پڑھنے پر قادر ہوں ان پر جماعت سے نماز پڑھنا اکثر علماء کے نزدیک قریب بواجب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔

(سورۂ البقرۃ۔43)

(ترجمہ)

اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

رکوع سے مراد نماز ہے یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔(روح المعانی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

صحیح مسلم (۱/۴۵۰)

(ترجمہ)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ

صحیح مسلم (۱/۴۵۳)

(ترجمہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے ہیں کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا ورنہ حضور ﷺ کے زمانہ میں عام منافقوں کی بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی یا کوئی سخت بیمار، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

عن ابی ہریرۃ قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ، ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ ۔

حضور ﷺ کا ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکھٹا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جاکر ان کے گھروں کو جلادوں۔ (صحیح مسلم)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ اَنّہٗ سُئل عن رَّجُلٍ یصوم النھار و یقُوم اللَّیلَ و لاَ یشھد الجَماعۃَ ولا الجُمعۃ فقال ھذا فی النَّار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔(سنن ترمذی)

ترکِ نماز

نبی اکرم ﷺ نے نماز چھوڑنے سے متعلق سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ۔

(ترجمہ)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے(مسند احمد، صحیح مسلم)

عن ابی ھریرۃ قال قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ فِی الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی۔(مسند بزار)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

(ترجمہ)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

(صحیح ابن حبان، سنن نسائی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ

(ترجمہ)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔ (مستدرکِ حاکم)

مندرجہ بالا احادیث کے بیان کے بعد اب طبی اداروں میں اقامت صلوٰۃ سے متعلق ہدایات بیان کی جاتی ہیں۔

نماز کا پہلا درجہ مطلوب

تمام مسلمان مرد حضرات کیلئے ان احادیث کی روشنی میں واضح ہدایت ہے کہ جیسے ہی اذان کی آواز آئے تمام امور کو ترک کر دیں اور مسجد جا کر باجماعت نماز میں شامل ہوجائیں۔نماز کے اوقات میں او پی ڈی یا کلینک کرنا اور مسجد کی جماعت کو چھوڑنا جائز نہیں۔

یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ مسجد کی جماعت کو ترک کرنے کیلئے یہ عذر کافی نہیں ہے کہ ادارہ کے احاطہ میں علیحدہ سے مسجد موجود نہیں ہے۔اس لئے کہ پاکستان دار الاسلام ہے اور اس ملک میں مساجد اتنی مقدار میں موجود ہیں کہ مسجد جاکر نماز کی ادائیگی با آسانی ممکن ہے۔

مریضوں کو چاہئے کہ خود بھی باجماعت نماز کی ادائیگی کریں اور جماعت سے نماز کی ادائیگی کرنے والے ڈاکٹر حضرات کا تحمل سے انتظار بھی کریں۔عمومی طور پر لوگ چونکہ نماز باجماعت کے عادی نہیں ہوتے ہیں اس لئے عین ممکن ہے کہ اس انتظار میں کوفت محسوس کریں اور ناگواری کا اظہار کریں۔ لیکن نماز باجماعت کی ترویج کیلئے ڈاکٹر حضرات کیلئے ضروری یہ ہے کہ مریضوں کی اس کوفت کو نظر انداز کرکے باجماعت مسجد میں وقت پر نماز ادا کریں۔لہذا اگر جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی

کی وجہ سے OPD میں مریض منتظر رہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ مرد مریضوں کو بھی مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دینی چاہیئے۔

البتہ اگر مریض کی کیفیت ایمر جنسی کی ہو اور متبادل معالج میسر نہ ہو تو ڈاکٹر کیلئے مسجد کی جماعت ترک کرنے کی گنجائش ہے لیکن حتی الامکان مریض کے جائزہ کے بعد یا پہلے اپنی علیحدہ جماعت کا اہتمام کرنا چاہیئے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ادارہ میں ایک دو جگہ الگ الگ اوقات کے لحاظ سے نمازوں کے اوقات مقرر کرکے جماعت کا نظم ہو تاکہ ایک ڈاکٹر اول وقت میں نماز ادا کرے اوردوسرا ڈاکٹر ایمر جنسی میں کام کرے پھر پہلا ڈاکٹر ڈیوٹی پر جائے ، دوسرا ڈاکٹردوسری مسجد یا نماز گاہ میں جماعت سے نماز ادا کرے اوراس سلسلے میں انتظامیہ کیلئے بھی لازمی ہدایت یہ ہے کہ وہ نمازوں کے اوقات کو مد نظر رکھ کر مشغولیات طے کرے۔ معائنہ کے اوقات کے شیڈول بناتے وقت نمازوں کے اوقات کا خصوصی خیال رکھاجائے۔ اس لئے کہ نمازوں کے اوقات معلوم اور متعین ہیں ان اوقات کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہےاور کلینک اور سرجری کے اوقات کو تبدیل کرنا ممکن ہے۔

ایمر جنسی کے شعبہ کے ذمہ داروں کیلئے مختلف اوقات میں مختلف

مساجد میں نماز پڑھنے کی ترتیب طے کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح جماعت میں شرکت کی بناء پر اگر آپریشن میں فرض نماز پڑھنے کی حد تک تاخیر ہو جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپریشن کے اوقات نماز کا وقت دیکھ کر بتائے جائیں۔ اگر دوران آپریشن نماز کا وقت آجائے تو کسی خاتون یا غیر مسلم معاون کو ذمہ داری سپرد کرکے مسجد میں جماعت کیلئے حاضر ہوں۔ تھیٹر کے لباس پاک رکھیں۔ تھیٹر کا لباس اس طرح بنوائیں کہ اس کو پہن کر نماز کی ادائیگی ممکن ہو۔ تھیٹر کے لباس میں نماز ہوجائے گی اگر وہ لباس پاک ہو۔دھوبی یا ڈرائی کلینر کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ لباس پاک کرے۔

نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا لازم ہے۔ چنانچہ عصرِشافعی میں عصر ادا کرنے سے نماز ادا نہیں ہوگی اور چونکہ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظہر کا وقت ہے اس لئے عام حالات میں ظہر کو اس وقت تک مؤخر کرسکتے ہیں البتہ معتبر عذر کی صورت میں جیسے ایمر جنسی میں کہ مریض کی حالت نازک ہے یا آپریشن کو درمیان چھوڑنا خطرناک ہے اور متبادل صورت بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں عصرِ شافعی تک نمازِ ظہر مؤخر کی جاسکتی ہے اور عصر شافعی کا وقت ہونے پر نماز عصر بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

نماز کا دوسرا درجہ

مسجد میں اگر جماعت نہ ملے یا کسی وقت اچانک مشغولیت یا گذشتہ صفحات میں بیان کردہ مجبوری کی وجہ سے جماعت رہ جائے تو اپنے شعبہ میں جماعت سے نماز پڑھنے کا اہتمام کریں ، اور اس کیلئے اوقات متعین کرلیں۔لیکن مشغولیت کو بہانہ بنا کر اس کو معمول نہ بنا لیا جائے بلکہ مسجد کی جماعت میں شرکت کی اوّلین کوشش کی جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ادائے صلوٰۃ سے بڑھ کر اقامت صلوٰۃ کا حکم دیا چنانچہ قرآن کریم میں بھی اکثر آیات مں اقیموا الصلوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔یہ اقامت صلوٰۃ کا حکم اسی وقت ہی پورا ہوگا جب نمازیں مساجد میں جماعت کے ساتھ وقت مقررہ پر سنت کے مطابق ادا کی جائیں۔

اسی طرح اگر کسی ادارے نے اپنے ملازمین کیلئے مسجد شرعی کے بجائے مصلّٰی یعنی جائے نماز کا اہتمام کیا ہوا ہے تو ایسی صورت میں اوقات متعین کرکے اس مصلّٰی میں نماز باجماعت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ واضح رہے کہ مصلّٰی یعنی جائے نماز میں باجماعت نمازادا کرنے سے مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب نہیں ملے گا۔

اگر کسی میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں کام کا ہجوم بہت زیادہ ہو اور ملازمین کا ایک جگہ جمع ہونا مشکل ہوتو ان کو چاہئے کہ اپنے اپنے شعبوں میں باجماعت

نماز ادا کرنے کا اہتمام کریں ۔ چنانچہ مثلاً آپریشن تھیٹر میں اوقات کی تعیین کے ساتھ جائے نماز بنائی جا سکتی ہے۔

انتظامیہ کو چاہئے کہ نماز باجماعت کیلئے ملازمین کو راغب کرے۔ اس سلسلے میں پہلی ضرورت یہ ہے کہ ادارے میں مسجد موجود ہو اور اذان کی آواز تمام لوگوں کو آسانی سے سنائی دیتی ہو۔دوسری ضرورت یہ ہے کہ اگر مسجد موجود نہ ہو تو جائے نماز کا انتظام ہو اور نماز کے اوقات میں کام یا تو مکمل طور سے موقوف کردینے کی ترتیب ہو یا پھر ذمہ داریاں تقسیم کرکے باری باری جماعت میں حاضر ہوں۔نماز باجماعت کیلئے اندازاً ۱۵ منٹ کا وقفہ مناسب ہے۔

نماز کا آخری درجہ

آخری حکم یہ ہے کہ نماز قضاء نہ کی جائے۔اگر کسی بھی طریقے سے نماز باجماعت ممکن نہ ہو تو استغفار کرتے ہوئے وقت میں نماز ادا کر لی جائے۔یہ صورت اقامت صلوٰۃ کو پورا نہیں کرتی۔لیکن اس میں ادائے صلوٰۃ کا حکم پورا ہوجاتا ہے۔ اداروں میں اس تعلیم کو عام کریں۔اقامت صلوٰۃ کے اول درجہ پر عمل کیلئے ماحول سازگار کریں۔اگر مسجد نہیں ہے تومسجد قائم کریں۔اور اس کے اوقات متعین کریں۔ہر شخص اپنے شیڈول کو نماز کے مطابق بنائے۔ پورے ادارے کے نظام کو نماز کے اوقات کے مطابق بنایا جائے۔اذان کی آواز پورے ادارے میں آنی چاہئے تاکہ سب کے دل میں نماز کی رغبت پیدا ہو۔

مرتب کردہ

اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ نے آپ کے ارسال کردہ تین مضامین اداروں میں اقامتِ صلوٰۃ، بیمار اور بیماری کے فضائل اور گیسٹروسکوپی/کلونواسکوپی سے متعلق شرعی احکامات کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کیا جو آج مکمل ہوا، ماشاء اللہ تینوں مضامین اہم اور ضروری ہیں اور ہسپتالوں میں ان کے مطابق عمل ناگزیر بھی ہے اور بے حد مفید بھی۔

دل سے دعا ہے اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرمائیں اور ہسپتال کے عملہ،ڈاکٹر حضرات اور مریضوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دیں، آمین!

بندہ عبد الرؤف سکھروی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

....

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

زیر نظر دونوں کتابچے"اداروں میں اقامتِ صلوٰۃ" اور" بیمار اور بیماری کے فضائل" دیکھے، ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ اور جاذب نظر ہیں، مولف مدظلہم نے قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہ اور کتب فقہ وفتاوی کی روشنی میں خوبصورت اور نفیس گلدستے تیار کئے ہیں، حق تعالی شانہ اسے مفید بنائے، اور لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

Office # 6 Mezzanine floor, Crown Heights Block 4, Gulshan-e-Iqbal
Karachi 75300 Pakistan
Phone: +92 21 3483500, Cell # 92 333 3234382,
website: www.imlaglobal.org, email: info@imlaglobal.org

Reg# KAR NO 093